۲	کربلا میں امام حسین (علیہ السلام) کا وارد ہونا ۶۱ھ.ق اعمال روزہ مرحوم شیخ طوسی نے فرمایا: محرم کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن عاشورہ کو روزہ رکھنے کے بجائے کھانے پینے سے عصر کے وقت تک امساک کرے، عصر کے وقت تھوڑی سی خاک شفا استعمال کرے (اس لئے کہ اس روز روزہ رکھنا بنی امیہ کی سنت ہے کہ انہوں نے کربلا کے واقعہ پر شکرانہ کے طور پر روزہ رکھا تھا!) (۱)۔ ۱۔ مفاتیح نوین، ص ۵۸۴۔	بسم اللہ الرحمن الرحیم قالَ الحسین علیہ السّلام: النّاسُ عَبیدُ الدُّنیا، وَالدّینُ لَعِبٌ عَلی اَلسِنَتِهِم، یَحُوطُونَهُ ما دارَت بِهِ مَعائِشُهُم، فَإذا مُحِصُّوا بِالْبَلاءِ قَلَّ الدَّیّانُونَ. معاشرہ کے افراد دنیا کے غلام اور بندہ ہیں، دین ان کی زبانوں کا کھیل بن چکا ہے اور دین کو انھوں نے کسب معاش کا ذریعہ بنا لیا ہے، اگر کوئی بلاء ان کے (جان، مال، اولاد، مقام و منصب۔۔۔کے) لیے خطرہ بن جائے تو واقعی دیندار کم رہ جائیں گے۔ محجّۃ البیضاء: ج ۴، ص ۲۲۸، بحار الانوار: ج ۷۵، ص ۱۱۶، ح ۲ دو محرم ۶۱ ہجری کو بدھ کے روز امام حسین (علیہ السلام) کربلا پہنچے، جب آپ کا گھوڑا یہاں آیا تو رک گیا، لہٰذا آپ دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ نے سات گھوڑے بدلے لیکن ایک بھی گھوڑا وہاں سے آگے نہیں بڑھا، امام نے (حاضرین کو سمجھانے کیلئے) فرمایا: اس جگہ کا کیا نام ہے؟ عرض کیا: غاضریہ، ماریہ، نینوا، شاطی الفرات، کربلاء۔ جب یہ سنا تو آپ نے ایک گہرا سانس لیا اور فرمایا: ٹھہر جاؤ، یہی وہ سرزمین ہے جہاں ہمارے مردوں کو راہ خدا میں شہادت ملے گی اور ہمارے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، ہماری قبریں، زیارت گاہیں بنیں گی، یہی وہ جگہ ہے جہاں میرے دادا نے وظیفہ کو انجام دینے کے لئے وعدہ لیا تھا۔ کشکول بحرانی کی تیسری جلد میں آیا ہے: امام علیہ السلام نے کربلا کی چار میل مربع زمین کو ساٹھ ہزار درہم میں خریدا اور اس کو نینوا اور غاضریہ کے رہنے والوں کو اس شرط پر دیا کہ لوگوں کو اس قبر کی رہنمائی کرنا اور ان کو تین دن تک مہمان رکھنا۔ امام علیہ السلام کے کربلا میں داخل ہوتے ہی حر بن یزید بھی کربلا میں وارد ہوا، اس کو عبید اللہ کا خط ملا کہ امام حسین جہاں بھی مل جائیں ان پر سختی کرنا (۱)۔ حوادث الایام، ص ۱۳۔